السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ رسم مروج تیجا۔ دسواں۔ ویسواں۔ وچلایسواں۔ وپچھ ماہی برسی کو اہل اسلام مین جاری ہے۔ عندالشرع جائز ہے یا نا جائز؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ رسومات مذکورہ مکروہ وبدعت ہیں۔ کیونکہ زمانہ آپ ﷺ وصحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین وتابعین ومجتہدین ان امور کی کچھ اصل سند نہیں پائی جاتی۔ لہذا علماء نے ان رسومات کو بدعت ممنوع اور قبیحہ سے شمار کیا ہے۔

یکرہ   اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المراسم واتخاذ الدعوة لقراة القران وجمع الصلحاء والفقراء للختم اوالقراة سورة الانعام اوالاخلاص انتہی مافی البزازیة1

(پہلے اور ساتویں دین کھانا پکانا اوراس کو قبر پر لے جانا قرآن ختم کرنے کے لیئے دعوت کرنا اور علماء صلحاء وفقراء کو قرآن خانی کے لیئے جمع کرنا مکروہ ہے (بزازیہ 1

صاحب قاموس مجدالدین فیروزآبادی نے بیچ سفر العادت کے لکھا ہے کہ عادت نہ بودہ برائے میت جمع شوند وقرآن خوانند وختمات کنند نہ برگورونہ غیر آن مکان واین بدعت است ومکروہ اور نصاب الاحتساب وغیرہ میں ان مذکورہ کے بدعت اور کراہت میں بہت کچھ لکھا ہے۔ پس تعین اوقات مخصوصہ میں ایصال ثواب کرنا بدعت اور مکروہ ہے۔ اور بغیر قید دن مقررہ کے ثواب میت کو پہنچانا درست وجائز ہے۔ جیسا کہ قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں رواج تھا۔ اور رسومات مروجہ اس دیار کے بدعت اور کراہیت تحریمی سے خالی نہیں جیسا کہ علمائے متبعین شرع شریف پر پوشیدہ نہیں۔ واللہ اعلم۔ حررہ سید محمد نزیر حسین عفی عنہ۔ سید محمد قطب الدین۔ سعادت علی۔ محمد عبیداللہ۔ محمد ہاشم۔ فتاویٰ نزیریہ جلد نمبر1 صفحہ 282

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد11 ص418

محدث فتویٰ